ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم دوشنبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدینۃ المسیح

لاہور ۲۵ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق۔ ۸ بجے شب بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی احمدیہ ہوسٹل میں تقریر نہایت کامیاب ہوئی۔ الحمد للہ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ بیرونی جماعتوں کے بعض احباب بھی شریک ہوئے۔
قادیان ۲۵ ماہ تبلیغ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ
آج صبح کی گاڑی سے حضرت مولوی شیر علی صاحب ایک ضروری کام کے سلسلہ میں لاہور تشریف لے گئے۔ حضرت مولوی صاحب کے بعد حسب الارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ حضرت مفتی محمد صادق صاحب مقامی امیر مقرر ہوئے۔
حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی پھنسی ایک پھوڑے کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ اور اسکا ایک انچ چوڑا منہ ہوگیا ہے۔ تکلیف زیادہ ہے احباب دعائے صحت فرمائیں ۔۔۔ حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طبیعت بخار اور کان درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔۔۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ نے گیانی عباد اللہ صاحب ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب ۔۔۔ اور مولوی بشیر احمد صاحب کو انند پور ضلع ہوشیارپور بسلسلہ تبلیغ اور جناب مولوی ابو العطاء صاحب اور مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر کو میراں پور آمنہ کے جلسہ میں شمولیت کے لئے بھیجا ۔۔۔ آج ۔۔۔ بجے شام تک

جلد ۳۳ | ۲۶ ماہ تبلیغ ۱۳۲۴ ہش | ۱۲ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ | ۲۶ فروری ۱۹۴۵ء | نمبر ۴۸

روزنامہ الفضل قادیان ۔۔۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ

فتنۂ ارتداد اور مسلمان

(از ایڈیٹر)

ضلع علی گڑھ کے موضع گردھر پور کے تمام مسلمان راجپوتوں کے ارتداد کے متعلق گزشتہ پرچہ میں ذکر آچکا ہے۔ یہ خبر اخبار "زمیندار" نے شائع کی۔ مگر دوسرے اخبارات نے اپنے کالموں میں اس کا ذکر تک کرنا مناسب نہ سمجھا۔ اور خود "زمیندار" نے بھی اسے "ایک ہولناک واقعہ" تو قرار دیا۔ لیکن ایک چند سطری نوٹ لکھ کر سمجھ لیا۔ کہ وہ اپنا فرض باحسن وجوہ ادا کر چکا ہے۔ پھر نوٹ میں بھی کیا لکھا یہ کہ گورنر یو۔پی سے فریاد کرنا شروع کر دی۔ اور یو پی کے اسلامی اداروں کا عموماً اور مسلم لیگ جمیعۃ علماء کا خصوصاً نام لے دینا کافی سمجھا۔ چنانچہ "زمیندار" (۱۱ فروری) نے لکھا۔

"اگر یہ اطلاع صحیح ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ گورنر یوپی کہاں ہیں؟ کیا انہوں نے اس لئے ہندو افسر مقرر کر رکھے ہیں۔ کہ جبر و اکراہ کے ذریعہ اپنا مذہب پھیلاتے رہیں۔ اس ظلم عظیم کی مثال تو عہد وحشت کی کہانیوں سے بھی نہیں مل سکتی۔ اگر اس دور تہذیب و تمدن اور مذہبی آزادی کے زمانہ میں بھی حاکمانہ اختیارات کو توسیع مذہب کا ذریعہ بنایا جائے۔ تو پھر انسانیت و شرافت کے لئے کہاں جگہ رہیگی۔ گورنر یوپی کو فوراً ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرنی چاہیئے۔ جو حکام کے قابل اعتراض رویے کی تحقیقات کر کے ان کے خلاف قانونی مواد مہیا کرے۔ یوپی کے اسلامی اداروں خصوصاً مسلم لیگ اور جمیعۃ علماء کو بھی فرض شناسی سے کام لینا چاہیئے۔ وہ نہ صرف مرتدین کو دوبارہ آغوش اسلام میں لانے کی کوشش کریں۔ بلکہ حالات کا جائزہ لے کر گورنر یو۔پی کو ادائے فرض کی طرف متوجہ کریں۔ ورنہ دوسرے دیہات کے مسلمانوں کو بھی ایسی مصیبت کا سامنا ہوگا۔ اور اس کی ذمہ داری سے یوپی کے علماء اکابر کبھی بری نہ ہوسکیں گے"

ان الفاظ پر ذرا غور تو فرمایئے۔ اول تو "زمیندار" کو اسی پر یقین نہیں کہ سارے کے سارے گردھر پور کے مسلمان راجپوتوں کے مرتد ہونے کی اطلاع صحیح بھی ہے یا نہیں پھر اسے بفرض محال تسلیم کر کے جو سب سے بڑا تیر مارا ہے۔ وہ یہ ہے کہ "گورنر یوپی کہاں ہیں؟" اس کے بعد تحکمانہ سوالات شروع کر دیئے ہیں۔ پھر عہد وحشت کے ظلم عظیم کی کہانیوں کا ذکر کرتے ہوئے اور موجودہ زمانہ کو دور تہذیب و تمدن اور مذہبی آزادی کا زمانہ قرار دیتے ہوئے انسانیت و شرافت کے لئے کوئی جگہ نہ رہنے کا رونا رویا ہے۔ اور آخر کار گورنر یو۔پی کے لئے یہ حکم نافذ کر دیا کہ "انہیں فوراً ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرنی چاہیئے۔ جو حکام کے رویہ کی تحقیقات کر کے ان کے خلاف قانونی مواد مہیا کرے"۔ یہ کارہائے نمایاں سرانجام دینے کے بعد اسلامی اداروں کے لئے ہدایات نافذ کی ہیں۔ اور مقطع کا بند یہ رکھا ہے۔ کہ اگر یوپی کے مسلمانوں کو ارتداد کا سیلاب بہا کر لے گیا۔ تو اس کی ذمہ واری سے یوپی کے علماء و اکابر کبھی بری نہ ہوسکیں گے۔

اب بتایئے کہ یہ جو کچھ کہا گیا ہے اس میں کوئی ایک بات بھی کام کی ہے۔ اور کیا اس طرح ارتداد کا فتنہ رد کا جاسکتا ہے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ "زمیندار" نے بھی مجبوری کی حالت میں یہ سطور لکھدی ہیں۔ ورنہ وہ جانتا ہے۔ کہ اس طرح نہ تو ان افسروں کی سرگرمیوں کو روکا جاسکتا ہے۔ جو مسلمانوں کو مرتد کرنے میں مدد دے رہے ہیں۔ اور نہ آریہ سماجیوں کو روکا جاسکتا ہے۔ جو اس فتنہ کی جڑ ہیں۔ نہ گورنر یوپی اس بارہ میں دخل دے سکتے ہیں۔ البتہ اس کا رونا آریوں کو اور آریہ نواز حکام کو اور زیادہ دلیر اور بے باک بنا دے سکتا ہے۔ کیونکہ جب انہیں یہ معلوم ہوگیا۔ کہ اب مسلمان ان کی سرگرمیوں کی طرف اول توجہ کرنے کی ہمت ہی نہیں رکھتے۔ اور اگر کوئی بولے تو سوائے رونے دھونے اور حکومت سے دادخواہی کی التجائیں کرنے کے اور کچھ نہیں کر سکتے تو اس کا اثر مخالف فریق پر یہی پڑ سکتا ہے۔ کہ وہ اپنی مخالفانہ اور معاندانہ کوششوں میں پہلے سے بھی تیز ہوجائے۔

"زمیندار" کے بعد دوسرا مسلمان اخبار جس نے اس طرف توجہ کی ہے "کوثر" (۲۱ فروری) ہے۔ اس نے سب سے پہلے "زمیندار" کی چیخ و پکار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"اب تک جو کچھ ہوچکا ہے۔ وہ بہت ہی افسوسناک ہے۔ اور ہماری افسوسناک واقعات سے بھری ہوئی زندگی کا ایک واقعہ ہے۔ لیکن اب جو کچھ کیا جا رہا ہے۔ وہ اور زیادہ دلخراش اور رنجدہ ہے۔ اور ہماری قومی بے تدبیریوں کا بدترین مظاہرہ۔ یہ گورنر سے مطالبہ یہ مسلمان مجالس کو تحقیقات کا مشورہ اور یہ دو سلوگنوں کی فوج کی یورش بالکل بے معنی چیز ہے"

جب خود مسلمانوں کے نزدیک "زمیندار" وغیرہ کے واویلا کی یہ حقیقت ہے۔ تو دشمنان اسلام کو اس کی کیا پروا ہو سکتی ہے۔ "کوثر" نے جہاں اس پر ماتم کیا ہے۔ وہاں اس حقیقت کا بھی کھلے الفاظ میں اعتراف کیا ہے۔ کہ خود مسلمانوں کی حالت بھی نہایت ہی قابل اصلاح ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"گردھر پور میں جو کچھ پیش آیا ہے۔ اس کی حیثیت صرف ایک قدرتی انتباہ کی ہے۔ جس طرح انسانی جسم کا خون خراب ہوتا ہے تو قدرت کی طرف سے ایک چھوٹی سی پھنسی نمودار کر دی جاتی ہے۔ تاکہ خون کی اصلاح کا انتظام کیا جائے۔ اسی طرح اس قسم کے واقعات خدا کی طرف سے ایک آگاہی ہیں کہ ملت کے جسد کا خون خراب ہو رہا ہے اس کی اصلاح کرو . . . . مسلمان ہمیں معاف فرمائیں۔ جہاں تک اسلام کی تعلیمات کا تعلق ہے۔ باقی ہندوستان کے مسلمان بھی نومسلم ملکانوں سے کسی اعتبار میں بہتر نہیں"

یہ بالکل درست ہے۔ اور ملکانوں کا ارتداد اور راجپوتوں کی اسلام سے روگردانی اسی بات کا نتیجہ ہے۔

ایڈیٹر :- غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے شائع کیا۔

لیکن افسوسناک امر یہ ہے۔ کہ یہ سب کچھ تسلیم کرنے والے صحیح طریق علاج کے متعلق غور و فکر سے کام نہیں لیتے۔ اور یہ بات ماننا اُن کے لئے نہایت دوبھر ہے۔ کہ جب دنیا میں گمراہی اور ضلالت پھیل جاتی ہے۔ تو خدا تعالیٰ اپنی مخلوق کی اصلاح کے لئے کسی انسان کو اپنا مامور و مرسل بنا کر بھیجتا ہے۔ اور اس کے ذریعے خدا کا سچا دین دنیا میں قائم ہوتا ہے۔ جب حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کے مسلمان بھی نو مسلم ملکانوں سے کسی اعتبار میں بہتر نہیں اور ارتداد کا سیلاب کبھی ہندوستان کے اس کونہ سے اور کبھی اُس کونہ سے بہنا شروع ہو جاتا ہے۔ تو اس کے روکنے کے لئے انہی لوگوں سے توقع رکھنا۔ جو خود ریت کے کنارے پر کھڑے ہیں۔ نہ تو عقل مندی ہے اور نہ دُور اندیشی خفتہ را خفتہ کے کند بیدار اس کے لئے خدا تعالیٰ کے کسی فرستادہ کو ہی تلاش کرنا چاہئیے۔ اور اُسی کے جھنڈے تلے جمع ہو کر نہ صرف مسلمان کہلانے والوں کو اسلام کے صحیح مفہوم اور دین حق کے صحیح نظریہ سے واقف کرنا چاہئیے بلکہ غیر مسلموں میں اسلام کی تبلیغ کا اُس سے بڑھ کر دریا بہا دینا چاہئیے۔ جو کہ ارتداد کا بہہ رہا ہے۔ جب تک مسلمان اس طرف نہ آئینگے اس وقت تک نہ صرف دوسروں کو نہ بچا سکینگے۔ بلکہ خود بھی روز بروز ارتداد کے گڑھے کے قریب ہوتے جائیں گے۔ کاش درد مند مسلمان اس پر غور کریں ٭

رازونیاز

بحضور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

ہمیں اپنے لہو سے سینچنا ہے گلستاں کب تک؟ ملیگی لالہ و گل کو نمودِ جاوداں کب تک؟
ہمارے انتظامِ میکدہ کی داد کب دے گا؟ ہمیں سونپے گا میرِ میکدہ نظمِ جہاں کب تک؟
خدا میرا۔ خدائی پر نہیں ہے دسترس مجھ کو یہ ہلکا سا حجاب آخر رہیگا درمیاں کب تک؟
خوش آیا دہر کو بہتے خس و خاشاک کا منظر رہیگا پیچ و تابِ موج آنکھوں سے نہاں کب تک؟
طلوعِ صبح برحق۔ نورِ خاور اور بھی برحق مگر یاروں کی قسمت میں ہے یہ خوابِ گراں کب تک؟
مری جس داستاں کو شوق سے سُنتے ہیں خلوت میں وہ محفل میں رہیگی باعثِ قطعِ زباں کب تک؟
جہاں کو کر لیا مرعوب روباہی سیاست نے یہ منظر چھپ کے دیکھیگا ابھی شیرِ ژیاں کب تک؟
امیرِ کارواں! اِک جست میں منزل پہ جا پہنچیں ابھی آتی رہینگی رہزنوں کی بستیاں کب تک؟
اجازت دے کہ ہر بجلی کو میں گردوں بدر کر دوں ستائیگا چمن والوں کو فکرِ آشیاں کب تک؟
جھڑے ہیں سینکڑوں خورشید تیری آستینوں سے سرت گردم انہیں ہونا ہے زیبِ آسماں کب تک؟
اجازت دے نئے اجرامِ نُوری خود کروں پیدا تری رہ میں بچھاؤں مہر و ماہ و کہکشاں کب تک؟
نوائے آتشیں سے خانۂ صیاد کو پھونکا! مجھے رکھتیں بھلا بے بس قفس کی تیلیاں کب تک؟
اڑائیں دھجیاں میرے جنوں نے فکرِ مغرب کی تنِ آہن کو راس آتی قبائے پرنیاں کب تک؟
مٹی اغیار کی شعلہ فشانی۔ دیکھنا یہ ہے کہ اٹھتا ہے ابھی اپنوں کے سینے سے دھواں کب تک؟

کلائی ہمت کی ہم عاشقوں نے موڑ کر رکھ دی
نہ کٹتا تیشۂ فرہاد سے کوہِ گراں کب تک؟

[illegible] — عبد الرشید تبسم بی اے

ہر جماعت جائزہ لے

دفتر دوم کے متعلق چونکہ ہم نے نئے سرے سے ایک اور پانچہزاری فوج قائم کرنی ہے۔ اس لئے اس کی میعاد کو ابھی ختم نہیں کیا جاتا۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آہستہ آہستہ اس تحریک کی بنیاد ایسے رنگ میں رکھ دی ہے۔ کہ اس کے ذریعہ ہمیشہ ہمیش کے لئے تبلیغی مشنوں کی جڑیں مضبوط کر دی جائیں"۔ اسی واسطے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر دوم کے مجاہدوں کی میعاد وعدہ ۷ اپریل تک بڑھا دی ہے۔ اور اس غرض سے کہ ہر جماعت کے عہدہ دار اپنی جماعت کا جائزہ لیں۔ کہ کون کون دوست تحریک جدید میں اب تک حصہ نہیں لے سکے۔ اور ان کو دفتر دوم میں شامل کریں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ فرمودہ ۹ فروری ۱۹۴۵ء الگ چھاپ کر جماعتوں میں بھیجا گیا ہے۔ ہر عہدہ دار کوشش کرے۔ کہ وہ خطبہ کے ساتھ والے فارم پر نئے شامل ہونے والے احباب کے ایک ماہ کی آمد کے وعدے درج کریں اور وہ فارم جلد سے جلد حضور کی خدمت میں پیش فرمائیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ وہ جسے تحریک جدید کا علم نہیں ہوا۔ یا وہ جو فوجی ہیں۔ وہ گیارھویں سال کا وعدہ بھی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ فوجیوں کی ڈاک کا انتظام تسلی بخش نہیں۔ خاکسار برکت علی خان فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

فرقان

رسالہ فرقان کا ایک حصہ اب ردِ بہائیت کے لئے مخصوص ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ہمیں ایسے بہائیوں کے پتے معلوم ہوں جن میں فرقان کی اشاعت کی جا سکے۔ مختلف شہروں کی احمدی جماعتوں کے امیر ہائے جماعت اور دیگر احباب (بالخصوص کراچی۔ بمبئی۔ لاہور۔ سورت یا جہاں کہیں بھی بہائی زیادہ تعداد میں ہوں) سے درخواست ہے۔ کہ وہ ہمیں بہت جلد بہائیوں کے پتے دفتر رفقاء احمد کے پتہ پر بھجوا دیں۔ اور اس طرح بھی رسالہ فرقان کی اشاعت میں مدد فرمائیں۔

خاکسار مرزا وسیم احمد نائب سیکرٹری مجلس رفقاء احمد

۱۱ مارچ یوم التبلیغ منایا جائے

گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی ۱۱ ماہ امان مطابق ۱۱ مارچ غیر مسلموں میں تبلیغ کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ اس دن زیادہ سے زیادہ غیر مسلموں تک پیغامِ حق پہنچائے (نظارت دعوۃ و تبلیغ)

زکوٰۃ کی ادائیگی کی تاکید قرآن اور حدیث میں

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے ما اٰتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللّٰہ فاولٰئک ھم المضعفون (سورۃ روم ع۴) یعنی جو زکوٰۃ بھی تم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے دو۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ اپنے مالوں کو کم نہیں کرتے بلکہ بڑھاتے ہیں

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ماخالطت الزکوٰۃ مالاً قط الا اھلکتہ (مشکوٰۃ) یعنی جس مال پر زکوٰۃ واجب ہو مگر ادا نہ کی جائے بلکہ زکوٰۃ کا حصہ اس میں ملا ہوا ہو تو وہ دوسرے مال کو بھی تباہ و برباد کر دے گا۔ (ناظر بیت المال)

ترجمۂ نماز

خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے طے کیا ہے۔ کہ تمام خدام امسال ششماہی اول میں نماز کا ترجمہ پورے طور پر یاد کر لیں۔ جو خدام پڑھ سکتے ہیں اور اسی میں آسانی سمجھتے ہیں۔ کہ خود اپنے طور پر نماز مترجم سے ترجمہ یاد کر لیں انہیں ایسا کرنے کی اجازت دی جائے باقیوں کے قائدین و زعماء حضرات ترجمہ سکھنے کا انتظام فرما کر شعبہ ہذا کو مطلع فرمائیں۔

مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان۔

امتحان "اسلامی اصول کی فلاسفی"

"اسلامی اصول کی فلاسفی" کا انشاء اللہ ۲۵ مارچ کو امتحان ہوگا۔ خدام کو چاہئیے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس امتحان میں شامل ہوں۔ قائدین و زعماء حضرات جلد از جلد امیدواروں کی فہرستیں بھجوائیں۔

مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

۱۹۵

خطبۂ نکاح

مستقبل کو پڑھنے کے دو۲ ہی طریق ہیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۴ دسمبر ۱۹۴۴ء بعد نماز عصر

مرتبہ:- مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مولوی فاضل

شیخ محمد اسحٰق صاحب ابن مکرم شیخ مشتاق حسین صاحب کے نکاح کے موقعہ پر آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

انسانی کوششیں اور انسانی تدبیریں سب نہایت ہی قریب کے واقعات اور حالات کو دیکھ کر ہوتی ہیں۔ اب اس وقت ہم لوگ جو مسجد میں بیٹھے ہیں۔ ہماری وسعت نگاہ صرف اس حد تک ہے۔ جس حد تک ہم بولتے وقت حالات کا جائزہ لے سکتے ہیں۔ لیکن ایک منٹ بعد کے مستقبل کو بھی ہم نہیں دیکھ سکتے۔ دنیا میں اس قسم کے ہزاروں واقعات پائے جاتے ہیں۔ کہ کئی انسان ایک منٹ کے اندر دل کی دھڑکن بند ہو جانے کی وجہ سے فوت ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ فوت ہونے سے چند منٹ پہلے اگر ان سے دریافت کیا جاتا۔ کہ وہ آئندہ کے لئے کیا ارادے رکھتے ہیں۔ تو ان میں سے ہر ایک شائد پچیس تیس یا چالیس سال کے متعلق اپنا پروگرام بیان کر دیتا۔ کہ اگلے سال میرا فلاں کام ہے۔ اور پانچ سال بعد میرا فلاں کام ہے۔ اور دس سال کے بعد میرا یہ ارادہ ہے۔ اور بیس سال کے بعد میرا یہ ارادہ ہے۔ خدا کی طرف سے مقرر شدہ نگران ان کی ان باتوں کو سنکر حیران ہوتا ہوگا۔ کہ یہ تو ابھی ایک منٹ کے اندر مرنے والا ہے۔ مگر اس کے ارادے اتنے لمبے ہیں۔

تو انسان اپنا مستقبل اپنی عقل اور اپنے ارادہ کے ذریعہ سے نہیں پہچان سکتا۔ بلکہ مستقبل کے پہچاننے اور جاننے کا اصل اور کامل ذریعہ خدا تعالیٰ ہی ہے۔ اور مستقبل کے متعلق یقینی علم وہ نہیں جو حالات حاضرہ سے حاصل ہو رہا ہوتا ہے۔ بلکہ یقینی علم وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی بات کے ذریعہ سے حاصل ہو۔ یا پھر دوسرا پہلو جس سے مستقبل کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ولتنظر نفس ما قدمت لغد ہے۔ یعنی ہر انسان کے اعمال ایک پھل لاتے ہیں۔ اور وہ پھل بالعموم اس کے اعمال کے مطابق ہوتا ہے۔ پس اگر ہم غد کا اندازہ اس سے لگائیں۔ کہ انسان کے ارادے کیا ہیں۔ اس کے پاس سامان کیا ہیں۔ تو ہم موجودہ حالات سے اس کا صحیح اندازہ نہیں لگا سکتے۔ بلکہ ہم اس کے مستقبل کا اندازہ ماضی کے حالات سے لگا سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولتنظر نفس ما قدمت لغد۔ کہ یہ نہ خیال کرو کہ فلاں انسان کے پاس لاکھوں روپیہ ہے جس کے ذریعہ سے یہ کل دنیا کی تجارت پر غالب آجائیگا بلکہ تم اس کے ماضی کو دیکھو کہ اگر اس نے ہزاروں اور لاکھوں انسانوں پر ظلم کیا ہے اور ان کا خون چوس چوس کر اس نے یہ روپیہ جمع کیا ہے۔ تو کون کہہ سکتا ہے۔ کہ کل وہ مظلوم اس کے خلاف بغاوت نہ کر دینگے اور اس کی بوٹی بوٹی نہ نوچ لیں گے۔

پس اس کے مستقبل کا اندازہ اس روپیہ سے نہ لگاؤ جو اس کے پاس ہے۔ ان سامانوں سے نہ لگاؤ۔ جو اسے حاصل ہیں۔ بلکہ اس کے مستقبل کا اندازہ اس بغض اور کینہ سے لگاؤ۔ جو اس کے بُرے اعمال کے نتیجہ میں لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو چکا ہے۔ اسی طرح ایک دوسرے آدمی کے مستقبل کا اندازہ اس خالی بٹوے سے نہ لگاؤ۔ جو اسکی جیب میں ہے۔ بلکہ اس غیر متناہی اخلاص اور محبت سے لگاؤ۔ جو اس کے نیک اعمال کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو چکی ہے۔ اگر ایک شخص لوگوں کے ساتھ ظلم بے انصافی جفا کاری جھوٹ دغا اور فریب کا سلوک کر رہا ہے۔ تو اس کے بھرے ہوئے خزانے اس کے مستقبل کے یقینی طور پر عمدہ ہونے کی علامت نہیں۔ اور اگر ایک شخص لوگوں کے ساتھ انصاف اور رحم کا سلوک کر رہا ہے۔ تو تم اس کے مستقبل کا اندازہ اس کے خالی بٹوے سے نہ لگاؤ۔ کہ اس میں کوئی روپیہ نہیں۔ اس کے ماحول سے نہ لگاؤ۔ کہ اس کے رشتہ دار طاقتور نہیں۔ بلکہ اس کے مستقبل کا اندازہ اس اخلاص اور اس محبت سے لگاؤ۔ جو اس کے نیک اعمال کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو چکی ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رشتہ دار بالعموم آپ کے مخالف تھے یہاں تک کہ جب مکہ فتح ہوا۔ تو صحابہؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ کہاں ٹھہریں گے۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ ہمارا تو کوئی گھر رشتہ داروں نے باقی نہیں چھوڑا۔ ابتدائی ایام میں صرف حضرت علیؓ تھے۔ جو آپ کے رشتہ داروں میں سے آپ کے ساتھ تھے۔ اور بچے کی حیثیت رکھتے تھے۔ جب غزوۂ بدر ہوا تو اس وقت وہ بڑے ہو چکے تھے۔ مگر پھر بھی اُن کی عمر پچیس سال کے قریب تھی۔ تو غزوۂ بدر کے موقعہ پر آپ کے رشتہ داروں میں سے صرف حضرت علیؓ اور حضرت حمزہؓ آپ کے ساتھ تھے۔ حضرت علیؓ کے ایک اور بھائی بھی مسلمان ہوئے تھے۔ مگر غالباً اس وقت وہ حبشہ میں تھے۔ آپ کے نو چچے تھے۔ مگر ان میں سے صرف ایک آپ کے ساتھ تھا۔ اور آپ کے چچوں کے لڑکے بہت سے تھے۔ مگر صرف دو۲ تھے جو مسلمان تھے۔ اور اُن میں سے بھی ایک اس وقت باہر تھا۔ اور ایک وہاں موجود تھا۔ باقی سب آپ کے مخالف تھے۔ ایسی حالت میں جبکہ مکہ والوں نے آپ پر حملہ کیا۔ تو کیا آپ کے خاندانی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کے بچاؤ کی کوئی بھی صورت نظر آتی تھی؟ جس کے چچے اس کے خلاف ہوں۔ جس کے چچیرے بھائی اس کے خلاف جنگ پر آمادہ ہوں۔ جس کے دور کے رشتہ دار اور قریبی رشتہ دار اس کی موت میں اپنی فلاح سمجھتے ہوں۔ اس کے مستقبل کے متعلق کیا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ دنیوی سامانوں کے لحاظ سے کیا چیز تھی جس پر آپ بھروسہ کر سکتے تھے؟

پس آپ کا مستقبل ان رشتہ داروں کے سلوک سے نہیں دیکھا جاسکتا تھا۔ بلکہ آپ کا مستقبل اس قربانی کے ذریعہ دیکھا جاسکتا تھا۔ جو آپ دنیا کی خاطر کر رہے تھے۔ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ آپ کے متعلق فرماتا ہے۔ لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین۔ کہ اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھے اپنی قوم کی کتنی فکر ہے۔ اور تیرے دل میں کتنی خیر خواہی و محبت ہے اپنے دشمنوں کے متعلق۔ کہ شائد تو اس غم میں اپنی رگ جان کاٹ لیگا۔ اور اس غم سے ہلاک ہو جائیگا۔ کہ یہ مسلمان کیوں نہیں ہو جاتے جس کے دل میں اپنے دشمنوں کے متعلق یہ درد پایا جاتا ہو۔ کہ غم کی چھُری کے ساتھ اپنی رگ جان انتہائی درجہ تک کاٹ لینے کے لئے تیار ہو۔ (باخع کے معنے رگ کو آخر تک کاٹ دینے والے کے ہوتے ہیں) تو جس کی قربانی اپنے دشمنوں کے متعلق انتہا تک پہنچی ہوئی ہو۔ اس کے دل میں دوستوں کے متعلق کس قدر محبت ہوگی۔ اور جو دشمنوں کے لئے اس حد تک قربانی کرتا ہو کہ گویا غم کی شدت سے اپنی رگ جان کاٹ لینے کے لئے تیار ہو۔ وہ دوستوں کے لئے کیا کچھ نہ کرتا ہوگا۔

پس دیکھنا یہ نہیں تھا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں کتنا خزانہ تھا۔ دیکھنا یہ نہیں تھا۔ کہ چچیرے بھائیوں میں سے کتنے بھائی آپ کے ساتھ تھے۔ کیونکہ صرف ایک ہی بھائی آپ کے ساتھ تھا۔ دیکھنا یہ نہیں تھا کہ چچوں میں سے کتنے تھے۔ جو آپ کے ساتھ تھے کیونکہ صرف ایک ہی چچا آپ کے ساتھ تھا۔ اور وہ بھی اگلی لڑائی میں شہید ہو گیا بلکہ

دیکھنا یہ تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اعمال نے لوگوں کے قلوب میں کتنی محبت پیدا کردی تھی اور کس طرح کئی دشمنوں کو اپنا عاشق اور گرویدہ بنالیا تھا۔

جب آپ نے بدر کے موقعہ پر صحابہ کو مخاطب کرکے فرمایا کہ لوگو مجھے مشورہ دو کہ کیا کرنا چاہیئے تو مہاجرین نے مشورہ دیا اور انصار اس مصلحت کی بنا پر خاموش رہے کہ جن کے ساتھ لڑائی ہے۔ خاندانی لحاظ سے وہ مہاجرین کے بھائی ہیں۔ اگر ہم نے کہا کہ ہم لڑینگے تو شاید مہاجرین کو یہ بُرا معلوم ہو۔ اس لئے انہیں کو بولنا چاہیئے۔ چنانچہ مہاجرین مشورہ دے رہے تھے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم متواتر اس فقرے کو دوہرا رہے تھے کہ لوگو مجھے مشورہ دو کیا کرنا چاہیئے۔ تب ایک انصاری کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) مشورہ تو آپ کو دیر سے مل رہا ہے۔ پھر آپ کا متواتر یہ فرمانا کہ اے لوگو مجھے مشورہ دو میں کیا کروں۔ شاید آپ کی مراد اس سے یہ ہے۔ کہ آپ چاہتے ہیں۔ کہ انصار مشورہ دیں۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس انصاری نے کہا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) شاید آپ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا ہوگا۔ کہ جب آپ کو مدینہ لانے کے لئے ہمارا وفد آپ کے پاس مکہ میں حاضر ہوا تھا تو اس وقت آپ سے ایک معاہدہ کیا تھا اور وہ معاہدہ یہ تھا۔ کہ اگر دشمن مدینہ میں آپ پر حملہ آور ہو تو ہم آپ کے ذمہ دار ہونگے اور اس کے معنے یہ تھے کہ مدینہ سے باہر اگر آپ کو دشمن سے لڑنا پڑے تو اس کی ذمہ داری ہم پر نہیں ہوگی۔ لیکن یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) جس وقت ہم نے وہ معاہدہ کیا تھا اس وقت تو ہمیں پتہ ہی نہیں تھا کہ آپ کی کیا حیثیت ہے۔ صرف ایک سطحی ایمان حاصل تھا اور آپ کی نیکیوں اور آپ کی خوبیوں کی گہرائیوں سے ہم واقف نہیں تھے۔ مگر یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) آپ ہمارے پاس تشریف لے آئے تو ہمیں معلوم ہوا کہ آپ کیا چیز ہیں۔ اب اس معاہدہ کا کوئی اثر ہم پر نہیں اور ہم اس معاہدہ کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتے۔

یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) فیصلہ کرنا آپ کے اختیار میں ہے۔ لڑائی کریں یا نہ کریں۔ اگر لڑائی ہوئی تو میں انصار کی طرف سے عرض کردینا چاہتا ہوں کہ ہم آپ کے دائیں بھی لڑینگے اور آپ کے بائیں بھی لڑینگے۔ آپ کے آگے بھی لڑینگے اور آپ کے پیچھے بھی لڑینگے۔ اور یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) دشمن اس وقت تک آپ کے پاس نہیں پہنچ سکیگا۔ جب تک وہ ہماری لاشوں پر سے گزر کر نہ جائے۔ یہ کونسے بھائی تھے۔ یہ کونسے چچے تھے۔ یہ کونسے چچیرے بھائی تھے۔ یہ کونسے خونی تعلق رکھنے والے تھے۔ دور کسی ایک شخص سے ننہال کا رشتہ تھا۔ نانی کے دور کے رشتہ داروں کا اثر ہی کیا ہو سکتا ہے اور وہ تعلق بھی صرف ایک گھرانے سے تھا۔

پس آپ کے مستقبل کو پڑھنے کا ایک ہی ذریعہ تھا۔ اور وہ تھے آپ کے گزشتہ اعمال۔ جن کے نتیجہ میں غیر متناہی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو چکی تھی۔ انصار بولتے یا نہ بولتے۔ ان کی طرف سے یہ جواب ملتا یا نہ ملتا۔ آپ کے گزشتہ حالات کا مطالعہ کرنے والا ہر انسان وہی جواب جو انصار نے دیا قبل از وقت دے سکتا تھا کہ آپ کے صحابہؓ آپ کی خاطر اپنی جانیں نچھاور کر دینگے۔

پس کسی انسان کا مستقبل دکھانا یا تو خدا کا کام ہے۔ کہ اس کا مستقبل لذت اور راحت سے وابستہ ہے۔ یا دکھ اور تکلیف سے۔ اور دوسرا طریق مستقبل کو دیکھنے کا یہ ہے۔ کہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد۔ یعنی ماضی میں جو کام تم نے کئے ہیں۔ وہی کام مستقبل میں جاکے پھل لائینگے۔ یقینی اور قطعی علم تو خدا کو ہے۔ کہ تمہارا مستقبل اچھا ہوگا یا بُرا۔ راحت والا ہوگا یا دکھ اور تکلیف والا مگر ایک حد تک مستقبل کا اندازہ انسان کے گزشتہ اعمال سے بھی لگایا جاسکتا ہے۔ اگر اس نے لنگڑے یا خاص الخاص یا ثمر بہشت کا درخت لگایا ہے۔ تو اس سے لنگڑے یا خاص الخاص یا ثمر بہشت ہی پیدا ہونگے۔ انگور یا سیب پیدا نہیں ہونگے۔ اور نہ ہی وہ حنظل اور تمہ پیدا ہوگا۔ پس اگر ایک شخص اس بات سے یہ قیاس کرتا ہے۔ کہ میں نے جو آم کا درخت لگایا ہے۔ اس سے آم ہی پیدا ہونگے۔ حنظل یا تمہ پیدا نہیں ہوگا۔ تو اس کا یہ قیاس درست ہوگا۔

اسی طرح جو شخص اپنے گزشتہ اعمال کو دیکھ کر اپنے مستقبل کا قیاس کرتا ہے۔ اس کا وہ قیاس نوّے فیصدی درست ہوگا۔ پس مستقبل کو پڑھنے کے دو ہی طریق ہیں یا تو خدا بتا دے یا پھر انسان گزشتہ اعمال کے نتائج سے اس کا استنباط کرسکتا ہے۔ پس جو شخص اپنے ماضی کو پڑھنے کا عادی نہیں۔ وہ کسی نہ کسی وقت یکدم مصیبت میں مبتلا ہوگا۔ لیکن اگر وہ اپنے ماضی کو پڑھنے کا عادی ہوگا کہ میرا ماضی خراب ہے یا اچھا۔ میں نے اپنے ماضی میں اچھا درخت لگایا ہے۔ یا بُرا۔ تو ماضی کے مطالعہ سے اسے یہ تو موقعہ مل جائیگا۔ کہ اگر وہ دیکھیگا کہ میں نے ماضی میں خراب درخت لگایا ہے جو کبھی اچھے پھل نہیں لاسکتا۔ تو وہ اس برے درخت کو اکھاڑ سکتا ہے۔ اگر اس نے آم کی بجائے کیکر کا درخت لگایا ہے اور اسے اپنے ماضی کا مطالعہ کرنے کا موقعہ مل گیا ہے تو اور نہیں تو کم از کم وہ اس کیکر کو اکھاڑ تو سکتا ہے۔ اسی طرح اگر انسان اپنے گزشتہ اعمال کا محاسبہ کرتا رہے۔ اور اگر وہ خراب ہوں تو ان سے توبہ کرے۔ اور خدا کے حضور جھکے اور معافی مانگے۔ تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ گو اپنے گذشتہ اعمال کو بدل لینا اس کے اختیار میں نہیں۔ مگر ان اعمال کے بد نتائج کو اس رنگ میں بدل سکتا ہے۔ کہ توبہ کرے اور اپنے گناہوں سے معافی مانگے۔ کیونکہ خدا کو قدرت ہے کہ کانٹوں کو اکھاڑ دے اور اس کی جگہ خوشنما اور پھلدار درخت لگا دے۔

پس انسان کو اپنے اعمال میں ہمیشہ دو باتوں پر توجہ رکھنی چاہیئے۔ ایک اللہ تعالیٰ پر انحصار اور اس سے مستقبل کی فلاح طلب کرنا۔ اور دوسرے اپنے گذشتہ اعمال کا محاسبہ۔ تاکہ وقت پر اپنی برائی کا اسے علم ہو سکے اور اس برائی کے بد نتائج کو وہ توبہ کرکے اور خدا سے معافی مانگ کر بدل سکے۔ اور جب ان دو باتوں پر انسان عمل کرے تو اس کے مستقبل کی بھلائی کے متعلق ایک حد تک یقین اور وثوق پیدا ہو سکتا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خط کا جواب

یسوع مسیح کے معجزات کی حقیقت اور مسیحی صاحبان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک صاحب لکھتے ہیں کہ میں عرصہ ۵ سال سے فوج میں ملازم ہوں۔ میری عام طور پر گفتگو عیسائیوں یا سکھوں کے ساتھ ہوتی رہی ہے۔ نیز میں انجیل کو غور سے دیکھ چکا ہوں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ نے کافی بدروحوں کو نکالا ہے۔ یعنی مردہ کو زندہ کرنا۔ بیمار کو شفا ہوتا یا کوڑھی کو ٹھیک کرنا یا پرندہ بنانا۔ جناب کا بھی دعویٰ ہے۔ کہ مسیح قادیان میں آیا۔ کیا اُس مسیح کے مطابق آپ نے بھی ایسے کام کئے ہیں یا کر سکتے ہیں۔

اس کے جواب میں حضور نے رقم فرمایا:۔ جو کچھ انجیل میں لکھا ہے۔ وہ تو ایک قصہ کہانی ہے اس کا پتہ تو انہی باتوں سے لگ سکتا ہے۔ جو اس زمانہ کے بارہ میں ہے۔ انجیل میں لکھا ہے۔ کہ "اگر تم میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہوگا تو اس پہاڑ سے کہہ سکو گے کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا اور وہ چلا جائے گا۔ اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی"۔ (متی باب ۱۷ آیت ۲۰)

اب آپ مسیحی پادریوں سے کہیں کہ وہ اس کے مطابق اپنے ایمان کا ثبوت دیں۔ اگر کوئی نہ دے سکے اور نہیں دے سکے گا۔ تو دو باتوں میں سے ایک ماننی پڑے گی۔ یا تو یہ کہ موجودہ زمانہ کے سب مسیحی بے ایمان ہیں پھر بے ایمانوں میں کوئی کیوں ملے۔ اور یا ماننا پڑے گا۔ کہ یہ باتیں انجیل میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ لوگوں نے ملادی ہیں۔ اس صورت میں انسانوں کی جھوٹی باتوں سے سچے مذہب کا پرکھنا خلاف عقل ہوگا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے رسالہ "مصلح موعود" کا جواب

(آخری قسط)

پیشگوئی کے معنوں کی تعیین قبل از ظہور ضروری نہیں

مولوی ثناء اللہ صاحب کا اعتراض یہ ہے۔ کہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں مصلح موعود کی پیشگوئی کے ضمن میں ایک جملہ "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۴-۱۵ میں بطور علامت مصلح موعود اپنے چوتھے فرزند صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مرحوم پر چسپاں کیا ہے۔ ضمیمہ انجام آتھم کے حوالہ کی تشریح کی جاچکی ہے۔ اور بتایا جاچکا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ کو قرار دیا ہے۔ اب اگر علیٰ سبیل التنزل جواب کی خاطر فرض کرلیا جائے۔ کہ پیشگوئی مصلح موعود کے ایک متشابہ جملہ کا مصداق ظہور پیشگوئی سے پیشتر صاحبزادہ مبارک احمد مرحوم کو قرار دیا گیا تھا۔ تو کیا اس سے لازم آتا ہے۔ کہ نفس پیشگوئی کو غلط اور جھوٹ کہہ دیا جائے؟ ایسا کہنا صرف اسی صورت میں درست ہوسکتا تھا۔ جب فریقین کو مسلم ہو۔ کہ پیشگوئی کے معنوں کی تعیین قبل از ظہور ضروری ہے؟ اور جو مفہوم مامور پیشگوئی کا سمجھے وہ اسی طرح ظاہر ہونا لازمی ہے۔ ورنہ پیشگوئی جھوٹی ہوتی ہے۔ مگر واقعہ یہ ہے۔ کہ ایسا ہونا دونوں فریق کو مسلم نہیں۔ انبیاء علیہم السلام خدا کے بندے ہیں۔ کسی پیشگوئی کا قبل از وقوع ان کو تفصیلی علم ہونا ضروری نہیں اپنے اجتہاد سے وہ جو تعیین کرتے ہیں۔ اس میں بعض دفعہ غلطی بھی واقع ہوجاتی ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے سورہ ہود میں حضرت نوح ؑ کے واقعہ میں ونادیٰ نوح ربہ الآیۃ کی تفسیر میں لکھا ہے:۔

"نوح نے اپنے پروردگار سے دعا کرتے ہوئے کہا اے میرے مولا! میرا بیٹا بھی میرے عیال سے ہے اور تو نے میرے عیال کی بابت نجات کا وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ اور اس میں تو شک نہیں۔ کہ تیرا وعدہ بالکل سچا ہے۔ اور تجھے اس کے پورا کرنے سے کوئی امر مانع نہیں۔ کیونکہ تو سب حاکموں کا حاکم ہے۔ خدا نے اس کے جواب میں کہا۔ اے نوح! وہ لڑکا تیرے عیال سے جنکی نجات کا تجھ سے وعدہ ہے نہیں۔ کیونکہ تیرے عیال سے ہونے سے یہ مراد نہیں۔ کہ فقط تیرے نطفہ سے ہو۔ بلکہ یہ ضروری ہے۔ کہ جیسا تو ہے وہ بھی نیک ہو۔ سو وہ نیک عمل نہیں"۔ (تفسیر ثنائی جلد ۴ صفحہ ۱۰۴)

مولوی صاحب کے اس اقتباس سے عیاں ہے۔ کہ حضرت نوح علیہ السلام نے لفظ "اہل" کا جو مفہوم سمجھا۔ وہ غلط تھا۔ اور جن پر اس پیشگوئی کو چسپاں کیا۔ وہ سارے اس کے مصداق نہ تھے۔

پھر مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر ؑ کے واقعہ کو تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے:۔

"حضرت خضر نے اس باب میں ایک اصول مقرر کردیا۔ کہ جو کچھ کسی نبی یا رسول کو یا کسی ولی یا بزرگ کو امور غیبیہ پر اطلاع ہوتی ہے۔ وہ از خود نہیں ہوتی۔ بلکہ محض خدا کے بتلانے سے ہوتی ہے۔ پھر جسقدر خدا بتلاوے۔ اسی قدر ہوتی ہے۔ اس سے زائد نہیں ہوسکتی"۔ (تفسیر ثنائی جلد ۵ صفحہ ۶۴)

احادیث نبویہ پر نظر کرنے سے بھی یہ واضح ہوتا ہے۔ کہ بعض دفعہ نبی ایک خبر کا مصداق ایک شخص یا ایک جگہ کو سمجھتا ہے۔ مگر اس پیشگوئی کا ظہور بتلاتا ہے۔ کہ اس سے وہ جگہ یا وہ شخص مراد نہیں تھا۔ بخاری شریف میں لکھا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا رأیت فی المنام انی اھاجر من مکۃ الیٰ ارض بھا نخل فذھب وھلی الیٰ انھا الیمامہ او ھجر فاذا ھی المدینۃ یثرب۔ (باب ھجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم) کہ میں نے رؤیا میں دیکھا۔ میں مکہ سے ایسی جگہ ہجرت کررہا ہوں۔ جہاں پر کھجوریں ہیں۔ مجھے خیال ہوا۔ کہ وہ جگہ یمامہ یا ہجر کا شہر ہوگا۔ لیکن واقعات نے بتایا۔ کہ اس سے مراد مدینہ یثرب تھا۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے جو اہلحدیث کے ایڈووکیٹ تھے۔ حدیث "اُریت فی المنام اور ذھب وھلی الیٰ انھا الیمامہ" کے متعلق لکھا ہے۔ "ان دونوں الہاموں کے (جو متعلق بہ تبلیغ و تکلیف نہیں) معنی سمجھنے میں سید الملہمین و خاتم المرسلین کو شک واشتباہ واقع ہوا۔ اور الہام دوم کے معنی سمجھنے میں تو آپ کا خیال واقع کے بھی مخالف نکلا"۔ (رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد ۷ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۹۱)

مندرجہ بالا بیانات سے ظاہر ہے کہ قرآن مجید احادیث نبویہ اور مسلمات اہلحدیث کی رو سے یہ ضروری نہیں کہ نبی کو ہر پیشگوئی کی پوری پوری تعیین قبل از ظہور صحیح طور پر معلوم ہو۔ جماعت احمدیہ کا بھی اس بارہ میں یہی مذہب ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔ (الف) "نبی کے لئے کسی پیشگوئی کے کسی خاص پہلو کا قطعی علم ہونا کہ ضرور اسی پہلو پر ظاہر ہوگی ضروری نہیں"۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم)

(ب) "صاف ظاہر ہے۔ کہ جب پیشگوئی ظہور میں آجائے اور اپنے ظہور سے اپنے معنی آپ کھولدے۔ اور ان معنوں کو پیشگوئی کے الفاظ کے آگے رکھ کر بدیہی طور پر معلوم ہو۔ کہ وہی سچے ہیں۔ تو پھر ان میں نکتہ چینی کرنا ایمانداری نہیں ہے"۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸۷)

(ج) "ہمیں اس بات سے انکار نہیں ہے۔ کہ پیش از وقت کسی پیشگوئی کی پوری حقیقت نہیں کھلتی۔ اور ممکن ہے۔ کہ انسانی تشریح میں غلطی بھی ہوجائے اسی لئے کوئی نبی دنیا میں ایسا نہیں گزرا۔ جس نے اپنی کسی پیشگوئی کے معنی کرنے میں کبھی غلطی نہ کھائی ہو"۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸۷)

(د) "نبی کی پیشگوئی کو ہمیشہ اس کے خارق عادت مفہوم کے رو سے دیکھنا چاہیئے۔ اور اگر کسی خاص پہلو پر پیشگوئی کا ظہور نہ ہو۔ اور کسی دوسرے پہلو پر ظاہر ہوجائے۔ اور اصل امر جو اس پیشگوئی کا خارق عادت ہوتا ہے۔ وہ دوسرے پہلو میں بھی پایا جائے۔ اور واقعہ کے ظہور کے بعد ہر ایک عقلمند کو سمجھ آجائے۔ کہ یہی صحیح معنی پیشگوئی کے ہیں۔ جو واقعہ نے اپنے ظہور سے آپ کھولدیئے ہیں۔ تو اس پیشگوئی کی عظمت اور وقعت میں کچھ بھی فرق نہیں آتا۔ اور اس پر ناحق نکتہ چینی کرنا شرارت اور بے ایمانی اور ہٹ دھرمی ہوتی ہے"۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۰)

خلاصہ کلام یہ کہ جب قرآن مجید۔ احادیث اور فرقہ اہلحدیث کے مسلمات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے ثابت ہے۔ کہ پیشگوئی جو غیب پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس کے معنوں کے کسی ایک پہلو کے سمجھنے میں بعض دفعہ ملہم اور مامور سے غلطی ہوسکتی ہے۔ اور پیشگوئی خارق عادت ظہور کے ساتھ خود اپنے معنوں کی تعیین کردیتی ہے جب یہ امر ظاہر و باہر ہے۔ تو نہ معلوم مولوی ثناء اللہ صاحب ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۴-۱۵ کی عبارت سے کیا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔

اگر مولوی صاحب کا استدلال علیٰ سبیل التنزل تسلیم بھی کرلیا جائے۔ تو زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا۔ کہ پیشگوئی کے ایک متشابہ جملہ کے مصداق کی تعیین میں قبل از ظہور اجتہادی غلطی ہوئی ہے۔ اس سے نہ نفس پیشگوئی کا جھوٹا ہونا لازم آتا ہے۔ نہ خدا کے فرستادہ کی کسر شان ہے۔ ایسی اجتہادی غلطی خود مولوی صاحب کے مسلمات کی رو سے انبیاء علیہم السلام سے سرزد ہوتی رہی ہے۔ پس مولوی صاحب کے اعتراض کا یہ پہلو بھی نہایت رکیک ہے۔ اور ان کا اس بنا پر پیشگوئی مصلح موعود کے ظہور کا انکار کرنا سراسر معاندانہ رویہ ہے

مولوی ثناء اللہ صاحب کے متفرق اعتراضات کے جواب

مولوی صاحب نے اس رسالہ میں پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق تو صرف ایک ہی متشابہ جملہ پر اعتراض کیا تھا۔ جس کا کافی اور شافی جواب سطور بالا میں دیا جاچکا ہے۔ مگر انہوں نے حسب عادت چند اور امور بھی اس رسالہ میں بطور اعتراض ذکر کئے ہیں۔ جن کے مختصر جواب درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

اعتراض اوّل

مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ "آخر خدا کی حکمت نے مرزا صاحب سے وہ اعلان شائع کروادیا۔ جس کا عنوان ہے۔ "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ"۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ جو میری تکذیب اور تردید کرتا ہے۔ ہم دونوں میں سے جو خدا کے نزدیک جھوٹا ہے۔ وہ پہلے مرجائیگا"۔ صفحہ ۲

الجواب

مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہار ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کا جو خلاصہ بیان کیا ہے اس میں مغالطہ دیا ہے۔ بے شک مولوی صاحب کو یہ دعوت دی گئی۔ کہ وہ اس طریق کے ساتھ فیصلہ قبول کریں۔ اور اپنی طرف سے بھی دعاء مباہلہ شائع کریں۔ اور یہ وہی بات ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پہلے بھی لکھتے آئے ہیں۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں:۔ "اگر اس چیلنج پر وہ (ثناء اللہ) مستعد ہوئے۔ کہ کاذب صادق سے پہلے مرجائے۔ تو ضرور وہ پہلے مرینگے"۔ (اعجاز احمدی صفحہ ۳۷)

اسی بات کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیشہ دہراتے رہے ہیں کہ مباہلہ کرنے والا جھوٹا پہلے ہلاک ہوتا ہے۔ حضور نے اکتوبر ۱۹۰۷ء میں فرمایا:۔ "ہم نے تو یہ لکھا ہے۔ کہ مباہلہ کرنیوالوں میں سے جو جھوٹا ہو۔ وہ سچے کی زندگی میں مرجاتا ہے۔ ...... کیا یہ کسی نبی۔ ولی۔ قطب۔ غوث کے زمانہ میں ہوا۔ کہ اس کے سب اعداء مر گئے ہوں۔ بلکہ کافر منافق باقی رہ ہی گئے تھے۔ ہاں اتنی بات صحیح ہے۔ کہ سچے کے ساتھ جو جھوٹے مباہلہ کرتے ہیں۔ وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہوتے ہیں۔ ایسے اعتراض کرنیوالے سے پوچھیں کہ یہ ہم نے کہاں لکھا ہے۔ کہ بغیر مباہلہ کرنے کے ہی جھوٹے سچے کی زندگی میں تباہ اور ہلاک ہوجاتے ہیں"۔ (اخبار الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۹) مولوی ثناء اللہ صاحب اس بات کو بخوبی جاننے کے باوجود یہ مغالطہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہار ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے پہلے مرجانے کی خبر مطلق طور پر دی گئی تھی۔ حالانکہ یہ اشتہار اسی سلسلہ کی آخری کڑی ہے۔ جو انجام آتھم صفحہ ۶۶ سے شروع ہوا تھا۔ اور مولوی صاحب بھی اپریل ۱۹۰۷ء میں یہی سمجھتے تھے۔ کیونکہ انہوں نے اس اشتہار کے جواب میں صاف طور پر لکھا:۔ "اس دعا کی منظوری مجھ سے نہیں لی۔ اور بغیر میری منظوری کے اسکو شائع کردیا"۔ اور پھر اعلان کیا۔ کہ "یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں۔ اور نہ کوئی دانا اسکو منظور کرسکتا ہے"۔ (اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء)

نیز مولوی صاحب نے اپنے دوسرے رسالہ میں لکھا "کرشن قادیانی نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو میرے ساتھ مباہلہ کا اشتہار شائع کیا تھا" (رسالہ مرقع قادیانی بابت جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۸)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اشتہار اور مولوی ثناء اللہ صاحب کی لمبی عمر تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی دلیل ہے کیونکہ مولوی صاحب نے مباہلہ نہ کیا۔ اور اشتہار ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کی تحریر کو منظور کرنے سے انکار کردیا۔ اس لئے مولوی صاحب کا یہ اعتراض بھی نادرست ہے۔

اعتراض دوم۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں "خداتعالیٰ جو خیر الماکرین ہے۔ مرزا صاحب کے ساتھ اس کے پُراسرار تعلقات کچھ ایسے ہیں۔ جو ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں" (رسالہ مصلح موعود صفحہ ۹)

الجواب۔ آرین طرز کے اس طریق تحریر کا اتنا ہی جواب کافی ہے کہ واقعی انبیاء کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ایسے ہی تعلقات ہوا کرتے ہیں۔ جو مکذبین کی سمجھ سے بالاتر ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تو الہام بھی ہے انت منی بمنزلۃ لا یعلمہا الخلق

اعتراض سوم۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں "دیکھئے مرزا صاحب پسر موعود کی ولادت کے متعلق کتنی تعلّی دکھاتے ہیں۔ صوفی عبد الحق غزنوی کو متنبہ کرنے کو لکھتے ہیں۔ کہ صوفی عبد الحق غزنوی نہیں مرے گا جب تک یہ چوتھا نہ ہولے"

الجواب:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ضمیمہ انجام آتھم میں جنوری ۱۸۹۷ء میں تحریر فرمایا تھا "ایک چوتھے لڑکے کے لئے متواتر الہام کیا۔ اور ہم عبد الحق کو یقین دلاتے ہیں کہ وہ نہیں مرے گا۔ جب تک اس الہام کا پورا ہونا بھی نہ سن لے صفحہ ۵۸) خدا کی پیشگوئیوں کے متعلق یقین کے اظہار کو تعلّی قرار دینا علم الٰہیات سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ ہاں مولوی صاحب نے اپنے حوالہ میں چوتھے لڑکے کی ولادت کے ذکر کو "پسر موعود کی ولادت" اپنی طرف سے قرار دیا ہے۔ اب مولوی ثناء اللہ صاحب ہی قسم کھا کر بیان کریں کہ آیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی یا نہ؟ ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو صاحبزادہ مبارک احمد فرزند چہارم پیدا ہوئے اور اس وقت عبد الحق صاحب غزنوی زندہ موجود تھے۔

اعتراض چہارم۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے تریاق القلوب صفحہ ۴۱ کی عبارت "اس جگہ ایک دن سے مراد دو برس تھے" نقل کر کے حاشیہ میں لکھا ہے "رسالہ انجام آتھم صفحہ ۱۸۳ پر ایک دن سے مراد ایک سال بتا چکے ہیں"۔ (رسالہ مصلح موعود صفحہ ۹) گویا مولوی صاحب کے نزدیک ان دونوں عبارتوں میں تضاد ہے۔

الجواب۔ اگر انجام آتھم کا اصل حوالہ دیکھ لیا جائے۔ جس کا ذکر کرنے میں مولوی صاحب نے دیانت داری سے کام نہیں لیا۔ تو یہ اعتراض محض مغالطہ ثابت ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انجام آتھم میں تحریر فرمایا ہے فتحرک فی صلبی روح الرابع بعالم المکاشفۃ فنادی اخوانہ وقال بینی وبینکم میعاد یوم من الحضرۃ فاظن انہ اشار الی السنۃ الکاملۃ او احد اخو من رب العالمین (صفحہ ۱۸۳)

ترجمہ:۔ کشفی رنگ میں چوتھے بیٹے کی روح نے میری صلب میں حرکت کی۔ اور اپنے بھائیوں کو کہا کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی طرف سے ایک دن کی میعاد مقرر ہے (حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ) میرا خیال ہے کہ اس بچے نے ایک کامل سال کی طرف اشارہ کیا ہے۔ یا کسی ایسی مدت کی طرف اشارہ کیا ہے جو رب العالمین کی طرف سے مقرر ہے"۔

صاف ظاہر ہے کہ اس جگہ یوم سے ایک سال ہی کی تعیین نہیں کی گئی۔ بلکہ جملہ (او احد اخو من رب العالمین" میں اسے اللہ پر چھوڑا گیا ہے۔ اور لفظ یوم مختلف میعادوں کے لئے عالم روحانیات میں استعمال ہوتا ہے۔ واقعات نے بتا دیا کہ درمیانی فاصلہ دو برس ہی تھے۔ اور صاحبزادہ مبارک احمد تیسرے برس میں پیدا ہوئے۔ اور خدا کا کلام سچا ثابت ہوا۔

فیصلہ کی کھلی دعوت

مولوی صاحب کے اعتراضات کے جواب سے فارغ ہونے کے بعد میں انہیں ان ہی کی تحریر یاد دلاتا ہوں اور اس کی روشنی میں انہیں فیصلہ کے صحیح طریق کی دعوت دیتا ہوں۔ مولوی صاحب نے لکھا ہے "مرزا صاحب نے لکھا تھا۔ کہ میری اولاد میں سے ایک لڑکا مصلح موعود ہوگا۔ جو ایسے ایسے کام کرے گا"۔ (رسالہ مصلح موعود صفحہ ۳)

مولوی صاحب اگر تحقیق حق کرنا چاہیں تو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں مندرجہ علامات پر غور کر کے اس پیشگوئی کے عظیم الشان ظہور کو سمجھ سکتے ہیں۔ اس پیشگوئی میں بعض حصے روحانیت سے تعلق رکھتے ہیں۔ شاید مولوی صاحب انہیں نہ سمجھ سکیں۔ مگر ایک معیار مولوی صاحب کے سامنے ایسا فیصلہ کن ہے جس سے ہر منصف مزاج انسان تسلی پا سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ مصلح موعود کے لئے معارف قرآنی سے آگاہ ہونا ایک خاص علامت قرار دی گئی ہے۔ مولوی صاحب کو زعم ہے کہ وہ قرآن مجید کی تفسیر کر سکتے ہیں۔ اب فیصلے کا آسان طریق یہ ہے کہ مولوی صاحب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مقابل تفسیر نویسی کے میدان میں آئیں۔ اور قرآن مجید کے کسی حصہ کی تفسیر میں مقابلہ کر کے دکھائیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے اس بارہ میں کئی مرتبہ چیلنج شائع ہو چکا ہے۔ مگر مولوی صاحب ہمیشہ ایچا پیچی کر کے اس مقابلہ سے گریز کرتے رہے ہیں۔ کیا ہم امید رکھیں کہ اب اس آخری مرتبہ ہی مولوی صاحب میدان میں نکلیں گے۔!

انعامی رقم کے فیصلہ کیلئے مطالبہ

مولوی صاحب نے اس رسالہ کے ٹائٹل پیج پر باریک حروف میں یہ بھی لکھا ہے "اس کا جواب لکھنے والے کو بعد فیصلہ منصف بطریق عدالت ایک صد روپیہ انعام دیا جائے گا"۔

اب مولوی صاحب سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ اپنے اس اعلان کے مطابق مسلمہ فریقین منصف کے پاس ایک صد روپیہ جمع کرائیں۔ تا وہ دونوں فریق کے مضامین پڑھ کر اپنا فیصلہ دے سکیں۔ ہاں اگر آپ چاہیں کہ آپ کو ہمارے جواب پر ایک دفعہ اور تنقید کرنے کا موقع ملے۔ تو شوق سے یہ بھی کر لیں۔ اس کے بعد پھر ہمارا جواب الجواب شائع ہو جائے۔ اور اس ساری مکمل بحث پڑھ کر منصف اپنا فیصلہ دے۔ لیکن اگر آپ اس کے لئے تیار نہ ہوئے۔ اور جیسا کہ ہمارا بارہا کا تجربہ ہے۔ کہ آپ اس کے لئے ہرگز تیار نہ ہوں گے۔ تو پھر ہم یہ اعلان کرنے پر مجبور ہیں کہ مولوی صاحب محض اپنے ٹریکٹوں کی آمدنی بڑھانے کے لئے انعامی رقوم کا اعلان کرتے ہیں۔ ورنہ میدان مقابلہ میں نکلنے کی انہیں جرأت نہیں۔

بہر حال ہمیں صداقت کا اظہار اصل مقصود ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو چکا ہے و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین +

خاکسار:۔ ابو العطاء جالندھری۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی وفات پر تعزیت کی قرار دادیں

جماعت احمدیہ لدھیانہ

۱۶ فروری ۴۵ء کو جماعت احمدیہ لدھیانہ کا ایک اجلاس بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں بصدارت جناب مولوی برکت علی صاحب لائق منعقد ہوا جس میں ذیل کی قرارداد بہ اتفاق رائے پاس ہوئی:۔

حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کی وفات حسرت آیات پر تمام جماعت لدھیانہ اپنے دلی رنج و ملال کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے حضرت ام المومنین وحضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ونواب مبارکہ بیگم صاحبہ ومیاں عبد اللہ خاں صاحب ومیاں محمد احمد صاحب اور جناب صدر محترم صاحب خدام الاحمدیہ کے ساتھ جماعت احمدیہ لدھیانہ اس صدمہ جانکاہ میں قلبی ہمدردی کا اظہار کرتی ہوئی دعا کرتی ہے کہ حضرت نواب صاحب مرحوم کو اللہ تعالیٰ اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرما کر ان کے مدارج کو بڑھائے۔

خاکسار:۔ محمد شریف سیکرٹری دعوت و تبلیغ

جماعت احمدیہ علی گڑھ

ہم ممبران مجلس خدام الاحمدیہ علیگڑھ حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات حسرت آیات پر اپنے انتہائی رنج و الم کا اظہار کرتے ہیں۔ اور ایسے فرشتہ سیرت انسان کے جماعت سے اٹھ جانے کو شدت سے محسوس کرتے ہیں۔ ہمیں اس صدمہ جانکاہ میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی۔ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود۔ اور نواب زادہ محمد عبد اللہ خان صاحب سے دلی ہمدردی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت نواب صاحب مرحوم کے درجات کو جنت الفردوس میں بہت بلند فرمائے

سلطان محمود شاہد قائد مجلس خدام الاحمدیہ علیگڑھ

جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر

۱۸ ماہ تبلیغ جامع مسجد احمدیہ میں بعد نماز مغرب جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت نواب محمد علی خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کی خبر سنائی گئی۔ جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کو یہ خبر سن کر بے حد رنج و افسوس ہوا۔ احباب جماعت خاندان حضرت نواب صاحب مرحوم کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خداوند کریم نواب صاحب کو جنت الفردوس کے ... جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ صوفی محمد ابراہیم

۲۲ اعلیٰ مدارج عطا فرمائے۔ نیز لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے (حکیم سید عبد الغفور حامد سیکرٹری نشر و اشاعت)

جماعت احمدیہ ننگہ

مجلس خدام الاحمدیہ ننگہ کا اجلاس ۱۳ فروری کو مسجد احمدیہ ننگہ میں منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی گئی۔ خدام الاحمدیہ ننگہ حضرت قبلہ نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات حسرت آیات کی خبر سن کر نہایت رنجیدہ ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت نواب صاحب کو ......

تحریک انصار اللہ اور عطیات

مرکزیہ مجلس انصار اللہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ انصار اللہ کے کام کی وسعت اور اہمیت کے پیش نظر انصار اللہ کے لئے دفتر کی عمارت طیار کی جاوے اور تبلیغ کے کام کو زیادہ موثر بنانے کے واسطے انصار کی زبانی تبلیغ کے علاوہ نشر واشاعت کے ذریعہ بھی پیغام حق پہنچایا جاوے۔ اس غرض کے لئے انصار اللہ کا فنڈ مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔

مرکزیہ مجلس انصار اللہ نے انصار اللہ کے فنڈ کی مضبوطی کے لئے چندہ خاص بصورت عطیات فراہم کرنے کی خاکسار قائد مال مرکزیہ انصار اللہ پر ذمہ داری ڈال دی ہے۔ چنانچہ مندرجہ بالا کام میں میری مدد کے لئے جو کمیٹی بنائی گئی ہے۔ اس کے ممبران حسب ذیل ہیں:۔

(۱) ماسٹر خیر دین صاحب پریذیڈنٹ۔

(۲) منشی محمد الدین صاحب سکرٹری۔ (۳) مولوی عطا محمد صاحب جائنٹ سکرٹری (۴) بابو قاسم دین صاحب آف سیالکوٹ (۵) بابو فضل دین صاحب ریڈر ہائیکورٹ لاہور۔ اس کمیٹی نے جو اس وقت تک کام کیا ہے۔ اور جسکی رپورٹ منشی محمد الدین صاحب سکرٹری نے دی ہے۔ وہ احباب جماعت کی آگاہی کے لئے شائع کی جاتی ہے۔ جن احباب نے اس فنڈ کی مضبوطی کے لئے وعدے کئے ہیں۔ وہ براہ مہربانی اپنے اپنے وعدہ کی رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پتہ پر بھجوا دیں۔ اور تصریح کر دیں۔ کہ یہ رقم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے فنڈ میں جمع کی جائے۔ اور اطلاعی خط مجھے یا سکرٹری صاحب متذکرہ کمیٹی کے نام پر بھجوایا جائے۔ نیز جن دوستوں کی رقوم وصول ہو چکی ہیں ان کے اسمائے گرامی مع رقوم کے شائع کئے جا رہے ہیں۔ مجھے امید ہے۔ تمام جماعتوں کے انصار اللہ اس تحریک میں دلچسپی لیکر انصار اللہ کے فنڈ کو مضبوط کرنے کی غرض سے عطیات بھجوا کر ممنون فرماوینگے۔ فہرست عطیات درج ذیل ہے:۔

	نام	رقم وعدہ	وصول	باقی
(۱)	خاکسار سید زین العابدین ولی اللہ شاہ قائد مال	۱۲۵/-	۲۵/-	۱۰۰/-
(۲)	مکرم نواب خان بہادر چوہدری محمد الدین صاحب سیالکوٹ	۵۰/-	۵۰/-	-
(۳)	مکرم جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن	۵۰۰/-	×	۵۰۰/-
(۴)	” نواب اکبر یار جنگ صاحب حیدر آباد دکن	۵۰۰/-	×	۵۰۰/-
(۵)	مکرم جناب سید عبد الحی صاحب آف منصوری	۱۰۰/-	×	۱۰۰/-
(۶)	” ” چوہدری شاہ نواز خاں صاحب آگرہ	۱۰۰/-	۱۰۰/-	×
(۷)	” شیخ نواب دین صاحب بمبئی	۵۰/-	×	۵۰/-
(۸)	” جناب ڈاکٹر شاہ نواز خاں صاحب قادیان	۵۰/-	×	۵۰/-
(۹)	” خان بہادر چوہدری نعمت خاں صاحب پیگو	۱۰/-	×	۱۰/-
(۱۰)	مکرم جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلیٰ قادیان	۲۵/-	×	۲۵/-
(۱۱)	” ” بابو فضل دین صاحب ریڈر ہائیکورٹ لاہور	۲۵/-	×	۲۵/-
(۱۲)	” ” بابو قاسم دین صاحب آف سیالکوٹ	۲۵/-	×	۲۵/-
(۱۳)	” ” میر اکبر علی صاحب فیروز پور	۲۵/-	۲۵/-	×
(۱۴)	مکرم جناب شیخ کریم بخش صاحب کوئٹہ	۲۰/-	×	۲۰/-
(۱۵)	” ” چوہدری بشیر احمد صاحب دہلی	۳۰/-	×	۳۰/-
(۱۶)	” ” رشید احمد صاحب سندھ	۱۰/-	۱۰/-	×
(۱۷)	” ” ڈاکٹر غلام حیدر صاحب لاہور	۲۰/-	×	۲۰/-

نادر موقع

دہلی کے ایک محکمہ میں چند کلرکوں کی ضرورت ہے۔ جو ٹائپ بھی جانتے ہوں۔ ٹائپ کی رفتار کم از کم ۲۵ سے ۴۰ تک ہو۔ تنخواہ -/۶۰ روپے ماہوار ہوگی۔ جنگ الاؤنس -/۱۴ روپے دیا جائیگا۔ اس کے علاوہ ڈیوٹی کی جگہ سے ۵ میل سے زیادہ دور جانے کی صورت میں -/۱۵ روپے ماہوار الاؤنس بھی دیا جائیگا۔ اسی طرح مندرجہ بالا تنخواہ پر چند گوڈاؤن کیپروں کی ضرورت ہے۔

خواہشمند احباب درخواستیں سرنامہ چھوڑ کر نظارت ہذا میں جلد بھیج دیں۔

نوٹ:۔ ملازمت عارضی ہے۔ (ناظر امور عامہ)

اسلام اور دیگر مذاہب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے دعویٰ تعلیم و دیگر مضامین حضور ہی کی تحریرات سے ۱۴۲ صفحے کی انگریزی تبلیغی کتاب قیمت ایک روپیہ مجلد ڈیڑھ روپیہ معہ ڈاک خرچ

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

رعایتی اعلان

چند مفید مجربات (صرف ایک بار آزما کر دیکھیں)

(۱) صبایا:۔ بچوں کے سوکھے مسان۔ دستوں۔ بدہضمی۔ قے۔ دیر سے دانت نکلنے اور چلنے۔ کمی خون کمزوری اور دیگر عوارض کیلئے بہت ہی مفید اور آزمودہ دوا ہے قیمت فی شیشی عہ

(۲) اناثی:۔ بے قاعدہ یا رکے ہوئے ایام کے دور کرنیکے لئے اکسیر ہے قیمت

(۳) اناثی:۔ سیلان الرحم۔ لیکوریا اور رحم کے دیگر عوارض کیلئے اکسیر ہے قیمت

(۴) القوۃ:۔ ہر قسم کی کمزوری کے لئے دوا اور ہر ایک کے لئے بہت ہی مفید ہے قبض کو دور کرتی ہے۔ ہاضمہ کو بڑھاتی ہے ہمت۔ پھرتی اور چستی اور خون صالح پیدا کرتی ہے قیمت عہ

(۵) شبابی:۔ مردانہ ضعف وعوارض کے لئے بہت ہی سریع الاثر اکسیر ہے۔ قیمت للعہ

ایم ہاشمی پوسٹ بکس ۴۰ کلکتہ

حکیم محمد صدیق صاحب احمدی انصاری فرماتے ہیں۔ کہ:۔

”میری اہلیہ کو عرصہ چھ سال سے بواسیر خونی کی سخت شکایت تھی۔ اور کافی علاج کر چکا تھا۔ مگر بحمد اللہ ڈاکٹر بنگالی کی دوائی ہفسم نے خدا تعالیٰ کے فضل سے آرام دیدیا ہے۔“ قیمت دو روپے ۲ روپے

دی بنگال ہومیو فارمیسی ریلوے روڈ قادیان

لکھنؤ آملہ ہیئر آئل رجسٹرڈ نمبر ۵۱۷

تمام دماغی کام کرنے والے اشخاص مثلاً طلباء وکلاء۔ آڈیٹرس تجار کے لئے ایک بیش قیمت تحفہ ہے۔ کمزوری دماغ و اعصاب لکھنؤ آملہ ہیئر آئل کے سامنے ٹھیر نہیں سکتی۔ عمدہ چیز ہے۔ ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہا ہے۔ معزز حضرات کے سینکڑوں تعریفی خطوط موجود ہیں۔ آپ بھی منگا کر فائدہ اٹھائیے۔ قیمت عہ فی پونڈ علاوہ محصول۔ دوکانداروں کو خاص رعایت۔ ملنے کا پتہ:۔

دی لکھنؤ پرفیومرس اینڈ کو کلومل اسٹریٹ کانپور

نہری اراضی برائے ٹھیکہ

قطعہ اول:۔

نہری اراضی موازی ۹۰ ایکڑ قصبہ قبولہ بر لب سڑک پختہ ریلوے سٹیشن منڈی عارف والہ سے ۴ میل پر ہے۔ زمین امریکن کپاس اور گندم کے لئے خاص طور پر موزون ہے۔ زر ٹھیکہ -/۵۰۰ ۳ روپیہ سالانہ۔

قطعہ دوم:۔

۷۰ ایکڑ نہری اراضی متصل قصبہ کھڈیاں ضلع لاہور۔ زمین گندم۔ پونڈا اور کپاس کے لئے موزون ہے۔ کھڈیاں ریلوے سٹیشن ہے۔ انگریزی سکول اور ہسپتال اور منڈی ہے۔

فتح محمد سیال قادیان

درخواست دعا

میرا عزیز بھائی حمید اللہ خاں مدت سے بیمار ہے اور دہلی میں ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب کے زیر علاج ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے علاج سے کچھ افاقہ ہو گیا تھا۔ لیکن پلاسٹر لگوانے کی وجہ سے اب طبیعت پھر زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ حرارت بھی ۱۰۳ تک ہو جاتی ہے۔ درد بھی ہوتا ہے۔ اور پس بھی آتی ہے۔ اور بے چینی بیحد رہتی ہے۔ لہذا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام صحابہ اور صحابیات نیز تمام احمدی احباب سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ میرے عزیز بھائی حمید اللہ خاں کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور خدا تعالیٰ لمبی عمر عطا فرمائے۔ خاکسار بیگم سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب ۸ پارک روڈ دہلی

میزان وعدہ ۱۵۶۰ ... میزان وصول ... باقی ... خاکسار زین العابدین ولی اللہ شاہ قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۲۵؍فروری - گوام میں ایڈمرل نمٹس کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے - کہ پانچویں امریکن بیڑے کے ہوائی جہازوں نے اپنے جنگی جہازوں سے اُڑ کر ٹوکیو پر پھر حملے شروع کر دیئے ہیں - یہ حملے اس قسم کے ہیں - جیسے ایک ہفتہ پہلے کئے گئے تھے - امریکن بمباروں نے دشمن کے فوجی - بحری اور فضائی ٹھکانوں پر دھوآں دھار بمباری کی جاپانیوں کا بیان ہے کہ امریکن بمبار دو دستوں میں حملہ کرنے گئے ۔

آیوجیما میں امریکن دستے جزیرہ کے وسطی علاقہ کے ایک ہوائی اڈہ تک جا پہنچے ہیں - مشرقی کنارے پر وہ شمال کی طرف چھ سو گز تک آگے بڑھ چکے ہیں - پیسیفک کے امریکن بیڑے کا بڑا حصہ آیوجیما کے اردگرد ہی سرگرم عمل ہے

منیلا کے جنوبی حصہ میں جاپانیوں کا چن چن کر صفایا کر دیا گیا ہے - اور یہاں اب امریکن قبضہ پوری طرح ہو چکا ہے - اب تک جاپانیوں کی بارہ ہزار لاشیں گنی جا چکی ہیں - اور اُمید ہے ، ابھی اور ملیں گی - کریجڈور میں بھی جاپانیوں کو بھاری جانی نقصان پہنچا ہے - یہاں ۲۳۰۰ جاپانی لڑائی میں مارے گئے - اور کئی ہزار سرنگوں میں گھُٹ کر مر گئے

لنڈن ۲۵؍فروری - مغربی محاذ پر آخن کے شمال میں اتحادی حملہ برابر جاری ہے - اور وہ سارے محاذ پر ایک میل آگے بڑھ چکے ہیں - وہ دریائے روہر سے آگے کولون کے میدان میں ۱½ میل آگے نکل چکے ہیں - اور دشمن کی ایک قلعہ بند چھاؤنی پر قبضہ کر چکے ہیں ڈیورن کے آدھے حصہ پر قبضہ ہو چکا ہے - گاؤ سُش سے وینزے جانے والی بڑی سڑک پر بھی امریکن فوج بڑھ رہی ہے - اور کینیڈین دستے کیلکار کے اور پاس پہنچ گئے ہیں -

لنڈن ۲۵؍فروری - مشرقی محاذ پر روسی فوجیں برسلو کے باہر ایک اور بستی میں پہنچ چکی ہیں - اور اس شہر کے جنوبی حصہ میں گھر گھر کے لئے لڑائی ہو رہی ہے - اندازہ ہے کہ یہاں کم سے کم ایک لاکھ جرمن فوج موجود ہے -

لنڈن ۲۵؍فروری - کل جرمنی کی نازی پارٹی کی ۲۵ ویں سالگرہ تھی - اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے ہٹلر نے کہا کہ جرمنی کے مشرقی مورچہ کی حالت خطرناک ہے - مگر نازی جرمنی نے آخر دم تک لڑنے کا فیصلہ کیا ہے - ہم برابر لڑتے رہیں گے اس سال کے آخر تک لڑائی ختم ہو جائے گی - اور تاریخی واقعات رونما ہوں گے -

قاہرہ ۲۵؍فروری - مصر کے وزیر اعظم احمد مہر پاشا جرمنی اور جاپان کے خلاف مصر کی طرف سے اعلان جنگ کے بعد کل شاہ فاروق سے ملنے کے لئے جا رہے تھے - کہ ان کو قتل کر دیا گیا - حملہ آور نے تین چار فائر کئے - اور ان کو مار دیا - ایک ۲۳ سالہ نوجوان اس قتل کے الزام میں پکڑ لیا گیا ہے - شاہ مصر نے وزیر خارجہ کو نئی وزارت بنانے کو کہا ہے ۔

انقرہ ۲۵؍فروری - ٹرکش ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ ترکی کی نیشنل اسمبلی نے محوری ممالک کے خلاف اعلان جنگ کئے جانے کی متفقہ طور پر تصدیق کر دی ہے - اور ترکی میں مقیم برطانی سفیر نے ترکی کو سان فرانسسکو کانفرنس میں شامل ہونے کی باضابطہ دعوت دی ہے - اس کانفرنس میں ترکی کی شمولیت کے لئے اتحادیوں کی طرف سے یہ شرط پیش کی گئی تھی کہ وہ یکم مارچ سے قبل محوریوں کے خلاف اعلان جنگ کر دے ۔

نیویارک ۲۵؍فروری - اندازہ کیا گیا ہے کہ اب تک جنگ میں ڈیڑھ کروڑ روسی ہلاک ہو چکے ہیں -

کراچی ۲۵؍فروری - کل سندھ اسمبلی میں شیخ عبدالمجید صاحب (مسلم لیگی) کی طرف سے عام تعلیم و نسق کے مطالبہ میں ایک روپیہ کی تخفیف کی تحریک پیش ہوئی - تحریک کے حق میں ۲۵ اور اس کے خلاف صرف ۱۹ ووٹ تھے - گویا حکومت کو چھ ووٹوں سے شکست ہوئی - اور وزارت ٹوٹ گئی - وزیر اعظم نے بجٹ کے مزید مطالبات پیش کرنے بند کر دیئے - گورنر سندھ نے اسمبلی کا اجلاس ملتوی کر دیا -

ماسکو ۲۵؍فروری - جنرل کترو جو روس میں پہلے فرانسیسی سفیر مقرر ہوئے ہیں - یہاں پہنچ گئے ہیں -

ماسکو ۲۵؍فروری - مارشل سٹالن نے اعلان کیا ہے کہ وائٹ روس کے محاذ پر ایک ماہ کے محاصرہ اور خونریز جنگ کے بعد روسی فوجوں نے پوزنان کی مشہور جرمن چھاؤنی پر مکمل قبضہ کر لیا ہے - اس لڑائی میں ۲۵ ہزار جرمن قید کئے گئے بہت سا سامان جنگ بھی ہماری فوجوں کے ہاتھ آیا -

واشنگٹن ۲۵؍فروری - منیلا کی تسخیر پر امریکن فوج کو کس قدر زور لگانا پڑا - اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ کل منیلا کے محصور حصہ پر سات ہزار گولے برسائے گئے -

لنڈن ۲۵؍فروری - جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ آخن کے مغرب میں نویں امریکن فوج نے جنرل سمسن کے زیر کمان ایک نیا حملہ شروع کر دیا ہے - جو بہت زور کا ہے - نیز یہ کہ جنرل منٹگمری نے بھی نیا اور زبردست حملہ شروع کیا ہے - دریائے ماس اور زیرین رائن کے درمیانی علاقہ میں برطانی توپیں بہت شدید گولہ باری کر رہی ہیں ۔

لنڈن ۲۵؍فروری - سرخ فوج کی ۲۷ ویں سالگرہ کی تقریب پر مسٹر چرچل نے مارشل سٹالن کے نام جو پیغام تہنیت ارسال کیا ہے - اس میں لکھا ہے - کہ آئندہ نسلیں سُرخ فوج کی شاندار خدمات کا اعتراف کریں گی -

لنڈن ۲۵؍فروری - لکسمبرگ ریڈیو کا بیان ہے کہ امریکہ کی ساتویں فوج نے فوربوچ ساربروکن ریلوے لائن کو کئی جگہ سے کاٹ دیا ہے - جرمنوں نے کئی جوابی حملے کئے - مگر ناکام رہے -

لنڈن ۲۵؍فروری - مسٹر چرچل اور مسٹر روزویلٹ کے ایک مشترکہ بیان میں یہ انکشاف کیا گیا ہے - کہ جرمنوں نے نئی قسم کی آبدوزیں تیار کی ہیں - جو ایک ایک ماہ تک زیر آب رہ سکتی ہیں - ان آبدوزوں نے کام شروع کر دیا ہے اور اب وہ ایسے علاقوں میں بھی پہنچ جاتی ہیں جہاں وہ پہلے کبھی نہیں پہنچی تھیں - ان آبدوزوں کو بعض اوقات سطح آب پر آنے کی بھی ضرورت نہیں -

دہلی ۲۵؍فروری - محکمہ ڈاک کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ ہندوستان کے اندر ایک سے دوسری جگہ ڈاک میں جانے والے پارسلوں پر پابندی لگا دی گئی ہے - کہ ان کا وزن آٹھ سو تولہ سے زیادہ نہ ہو - سرکاری اور فوجی پارسل اس سے مستثنیٰ ہوں گے

دہلی ۲۵؍فروری - حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ اس نے مشرقی افریقیہ اور سوڈان کی حکومتوں کے ساتھ معاہدہ کیا ہے - جس کے رو سے ان ممالک کی روئی جو ہندوستان میں استعمال کے قابل ہو گی ، حکومت ہند خرید سکے گی ۔

بخارسٹ ۲۵؍فروری - رومانیہ کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ بعض کمیونسٹ ملک میں طاقت حاصل کرنے کے لئے بعض شہروں میں گڑبڑ پیدا کر رہے ہیں -

واشنگٹن ۲۵؍فروری - امریکہ کے بحری محکمہ کے سکرٹری مسٹر جیمز فارسٹر ایڈمرل نمٹس کے ہیڈ کوارٹر گوام میں پہنچ گئے ہیں - جہاں وہ ضروری بات چیت کے لئے آئے ہیں - آیوجیما میں امریکن فوج اس جزیرہ کے دوسرے ہوائی اڈہ کے بیچ میں دشمن سے لڑ رہی ہے -

کلکتہ ۲۵؍فروری - وسطی اور جنوبی برما میں اتحادی طیاروں نے دور دور تک حملے کئے نامتو کے علاقہ میں دشمن نے مقابلہ بند کر دیا ہے مانڈلے کے شمال میں سنگو کے محاذ پر اتحادی فوج اور آگے بڑھ گئی ہے -

کلکتہ ۲۵؍فروری - بنگال اسمبلی میں حکومت کی طرف سے بیان کیا گیا کہ مئی سے اکتوبر ۱۹۴۴ء تک یعنی چھ ماہ کے عرصہ میں بنگال میں ملیریا سے ۱۹۷۲۹ اموات ہوئی ہیں -

سٹاک ہالم ۲۵؍فروری - جرمنی پر اتحادی بمباروں کے شدید حملوں سے وہاں کس قدر نقصان ہو رہا ہے - اس کا اندازہ جرمن اخبارات کے اس بیان سے ہو سکتا ہے - کہ ان حملوں کے نتیجہ میں ڈریسڈن کی عمارتیں ریزہ ریزہ ہو گئی ہیں -

امرتسر ۲۵؍فروری - احمد آباد اور بمبئی وغیرہ میں کپڑے کی ملوں کے مالکان کا بیان ہے کہ جنگ سے قبل ہندوستان کی ملوں کا مقابلہ صرف جاپان اور برطانیہ کے بنے ہوئے کپڑے سے تھا مگر جنگ کے بعد امریکن کپڑے سے بھی مقابلہ کرنا پڑے گا - یہ بھی کہا جاتا ہے کہ امریکہ کا کپڑا ہندوستان پہنچ بھی چکا ہے - اور حکومت نے اس کی تقسیم کے متعلق سکیم بھی مرتب کر لی ہے - یہ کپڑا ڈھائی روپے سیر کے حساب سے فروخت ہو گا - اور قریباً چھ آنہ گز پڑے گا -

لنڈن ۲۵؍فروری - معلوم ہوا ہے کہ گزشتہ ایام میں بہت سے سرکردہ جرمن جرمنی سے بھاگ کر سپین پہنچ گئے ہیں - سپین گورنمنٹ نے ان کو نظر بند کر دیا ہے -

لنڈن ۲۵؍فروری - فرانسیسی فاسسٹ ملیشیا کا لیڈر ڈوریوٹ جو جرمنی میں پناہ گزین تھا ایک ہوائی حملہ میں ہلاک ہو گیا ہے +